

ALAHAZRAT NETWORK  
www.alahazratnetwork.org

نجات، اصلاح معاشرہ اور کامیابی کی بہترین تدبیریں

# تدبیرِ فلاح و نجات و اصلاح

۱۳۳۱ھ

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

## تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

(نجات، اصلاح معاشرہ اور کامیابی کی بہترین تدبیریں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مسئلہ ۱۵ از کلکتہ کولٹولہ اسٹریٹ نمبر ۶۵ مسئلہ جناب حاجی مفتی لعل خان صاحب

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

قبلہ و کعبہ حضرت مرشدی و مولائی دام ظلکم العالی، تمتائے قدمبوسی کے بعد مودبانہ گزارش، المویذ کے پرچے  
برائے ملاحظہ مرسل ہیں، ارشاد ہو کہ آج کل مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے اور امداد ترک کا کیا طریقہ ہو؟

### الجواب

بملاحظہ مکرمی حامی سنت ماحی بدعت براہِ طریقت حاجی لعل خان صاحب دام مجدہم وعلیکم السلام  
درحمتہ اللہ وبرکاتہ، المویذ کے چھ پرچے آئے انھیں یا لاستیعاب دیکھا گمان یہ تھا کہ شاید کوئی خبر خوشی کی ہو مگر  
اس کے برعکس اس میں رنج و ملال کی خبریں تھیں، بے گناہ مسلمانوں پر جو مظالم گزر رہے ہیں اور سلطنت اُن کی  
حمایت نہیں کر سکتی صدمہ کے لئے کیا کم تھئے کہ اس سے بھی بڑھ کر ترکوں کی اس تازہ تبدیل روش کا ذکر تھا جس نے  
میرے خیال کی تصدیق کر دی،

ان اللہ لا یغیر ما بقوہ حتیٰ یغیروا ما بآ نفسہم  
بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کو گردش میں نہیں ڈالتا  
جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدل ڈالیں۔

اللہ اکرم الاکرمین اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل سے ہماری اور ہمارے اسلامی  
بھائیوں کی آنکھیں کھولے، اصلاحِ قلوب و احوال فرمائے، خطاؤں سے درگزر کرے، غیب سے اپنی مدد و آغا  
اسلام و مسلمین کو غلبہ قاهرہ دے، آمین الہ الحی آمین، وحسبنا اللہ نعم الوکیل، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔  
مغربی دلی نہ چاہتے،

لا تأینسوا من روح اللہ ۞ انه لا یأینس  
من روح اللہ الا القوم الکفرون ۞  
اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت  
سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافروں (ت)

اللہ واحد قہار غالب علیٰ کل غالب اس دین کا حافظ و ناصر ہے،  
وکان حقاً علینا نصر المؤمنین ۞ وانتم  
الاعلون ان کنتم مؤمنین ۞  
اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا،  
تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔ (ت)  
حضور سیدنا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی  
الحق لا یضرہم من خذلہم ولا من  
خالفہم حتیٰ یاتی امر اللہ و ہم علیٰ ذلک  
غالبین ۞  
میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا،  
ان کی مخالفت اور رسوائی کرنے والا ان کو ضرر  
نہ پہنچا سکے گا حتیٰ کہ وہ گروہ اس کا حکم آنے تک  
اس پر غالب رہے گا۔ (ت)

یہاں امر اللہ وہ وعدہ صادق ہے جس میں سلطان اسلام شہید ہوں گے اور رُوسے زمین پر اسلامی

۱۱/۱۳	۱۵ العتر آن الکریم	
۸۴/۱۲	۱۶	
۳۴/۳۰	۱۷	
۱۳۹/۳	۱۸	
۵۱۳/۱	۱۹ صحیح البخاری	کتاب المناقب
۱۳۲/۲	۲۰ صحیح مسلم	باب قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تزال امتی الخ
۲۲۸/۲	سنن ابوداؤد	آفتاب عالم پریس لاہور

سلطنت کا نام نہ رہے گا۔ تمام دنیا میں نصاریٰ کی سلطنت ہوگی، اگر معاذ اللہ وہ وقت آگیا ہے جب تو کوئی چارہ کار نہیں، شدنی ہو کر رہے گی، مگر وہ چند ہی روز کے واسطے ہے، اس کے متصل ہی حضرت امام کاظمؑ ہوگا، پھر سیدنا روح اللہ علیہ السلام نزل اجلال فرمائیں گے اور کفر تمام دنیا سے کافور ہوگا، تمام روئے زمین پر ملت ایک ملت اسلام ہوگی اور مذہب ایک مذہب اہلسنت۔ غیب کا علم اللہ عزوجل کو ہے پھر اس کی عطا سے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، مگر فقیر جہاں تک نظر کرتا ہے ابھی ان شاء اللہ وہ وقت نہیں آیا اگر ایسا ہے تو ضرور نصرت الہیہ نزل فرمائے گی اور کفار ملاحنا اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے، بہر حال بندگی بچپارگی دعا کے سوا کیا چارہ ہے، وہی جو ہمارا رب ہے ہماری حالت زار پر رحم فرمائے اور اپنی نصرت اتارے یعنی جھٹکے جو پہنچ گئے ہیں انھیں پر خلائق لہذا لہذا (خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے۔ ت) کو ختم فرمادے اور الا ان نصرت اللہ قریب (سُن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔ ت) کی بشارت سنا دے، حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

آپ پوچھتے ہیں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے، اس کا جواب میں کیا دے سکتا ہوں، اللہ عزوجل نے تو مسلمانوں کے جان و مال جنت کے عوض خریدے ہیں،

ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم و  
اموالهم بآلهم الجنة  
مگر ہم ہیں کہ بیع دینے سے انکار اور دشمن کے خواستگار نہ ہندی مسلمانوں میں یہ طاقت کہاں کہ وطن و مال اہل و عیال چھوڑ کر ہزاروں کوسں جائیں اور میدان جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیں مگر مال تو دے سکتے ہیں، اس کی حالت بھی سب آنکھوں دیکھ رہے ہیں وہاں مسلمانوں پر یہ کچھ گزر رہی ہے یہاں وہی جلتے ہیں وہی رنگ، وہی ٹھیسڑ وہی امنگ، وہی تماشے وہی بازیاں، وہی غفلتیں وہی فضول خرچیاں، ایک بات کی بھی کمی نہیں۔ ابھی ایک شخص نے ایک دنیاوی خوشی کے نام سے پچاس ہزار دیئے ایک عورت نے ایک چین و چنان جرگہ کو پچاس ہزار دیئے، ایک رئیس نے ایک کالج کو ڈیڑھ لاکھ دیئے، اور یونیورسٹی کے لئے تو تیس لاکھ سے زائد جمع ہو گیا، ایک رات میں ہمارے اس مجلس شہر سے اس کے لئے پچیس ہزار کا چندہ ہوا، بمبئی میں ایک کم دیج

۱۱/۳۳ لہ القرآن الکریم

۲۱۳/۲ ۵۲

۱۱۱/۹ ۵۳



کے شخص نے صرف ایک کوٹھری چھبیس ہزار روپے کو خریدی فقط اس لئے کہ اُس کے وسیع مکان سکونت سے ملتی تھی، جسے میں بھی دیکھ آیا ہوں، اور مظلوم اسلام کی مدد کے لئے جو کچھ جوش دکھائے جارہے ہیں آسمان سے بھی اونچے ہیں، اور جو اصلی کارروائی ہو رہی ہے زمین کی تہ میں ہے پھر کس بات کی امید کی جائے، بڑی ہمدردی یہ نکالی ہے کہ یورپ کے مال کا بائیکاٹ ہو، میں اسے پسند نہیں کرتا، نہ ہرگز مسلمانوں کے حق میں کچھ نافع پاتا ہوں۔ اول تو یہ بھی کہنے ہی کے الفاظ ہیں نہ اس پر اتفاق کریں گے نہ ہرگز اس کو نبائیں گے، اس عہد کے پہلے توڑنے والے جنسلیں حضرات ہی ہوں گے جن کی گزر بغیر یورپین اشیاء کے نہیں، یہ تو سارا یورپ ہے پہلے صرف اٹلی کا بائیکاٹ ہوا تھا اس پر کتنوں نے عمل کیا اور کتنے دن نبایا، پھر اس سے یورپ کو ضرر بھی کتنا، اور ہو بھی تو کیا فائدہ کہ وہ سو ترکیبوں سے اس سے وہ گنا ضرر پہنچا سکتے ہیں، لہذا ضرر دہ سانی کا ارادہ صرف وہی مثل ہے کہ کمزور اور پٹنے کی نشانی، بہتر ہے کہ مسلمان اپنی سلامت روی پر قائم رہیں، کسی شریہ قوم کی چال نہ سیکھیں، اپنے اوپر مفت کی بدگمانی کا موقع نہ دیں، ہاں اپنی حالت سنبھالنا چاہتے ہیں تو ان لڑائیوں ہی پر کیا موقوف تھا، ویسے ہی چاہتے تھا کہ :

اولاً باستثناء اُن معدود باتوں کے جن میں حکومت کی دست اندازی ہو اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیتے، اپنے سب مقدمات اپنے آپ فیصلہ کرتے، یہ کروڑوں روپے جو اسٹامپ و وکالت میں گھسے جاتے ہیں گھر کے گھر تباہ ہو گئے اور ہوئے جاتے ہیں محفوظ رہتے۔

ثانیاً اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا، اپنی حرفت و تجارت کو ترقی دیتے کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے، یہ نہ ہوتا کہ یورپ و امریکہ والے چھٹانک بھرتا بنا کچھ صناعی کی گھڑنت کر کے گھڑی وغیرہ نام رکھ کر آپ کو دے جائیں اور اس کے بدلے پاؤ بھر چاندی آپ سے لے جائیں۔

ثالثاً بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس، حیدرآباد وغیرہ کے تو نگر مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لئے بنک کھولتے، سود شرع نے حرام قطعی فرمایا ہے، مگر اور سوطریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں جن کا بیان کتب فقہ میں مفصل ہے اور اس کا ایک نہایت آسان طریقہ کتاب کفیل الفقیہ الفہم میں چھپ چکا ہے، اُن جائز طریقوں پر بھی نفع لیتے کہ انھیں بھی فائدہ پہنچا اور اُن کے بھائیوں کی بھی حاجت برآتی اور آئے دن جو مسلمانوں کی جائدادیں بنیوں کی نذر ہوتی چلی جاتی ہیں اُن سے بھی محفوظ رہتے، اگر بنیوں کی جائداد ہی لی جاتی مسلمان ہی کے پاس رہتی یہ تو نہ ہوتا کہ مسلمان ننگے اور بنے تنگے۔

رابعاً سب سے زیادہ اہم سب کی جان، سب کی اصل اعظم وہ دین متین تھا جس کی رشتی مضبوط تھانے نے اگلوں کو اُن مدارج عالیہ پر پہنچایا، چار دانگ عالم میں اُن کی بیعت کا سکہ بٹھایا، نان شبینہ کے محتاجوں

بلند تاجوں کا مالک بنایا، اور اسی کے چھوڑنے نے پھلوں کو یوں چاہ ڈالتا ہے کہ گرایا فانا لله وانا الیہ راجعون،  
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

دین متین علم دین کے دامن سے وابستہ ہے، علم دین سیکھنا پھر اس پر عمل کرنا اپنی دونوں جہاں کی زندگی  
چاہتے وہ انھیں بتا دیتا، اندھو! جسے ترقی سمجھ رہے ہو سخت تنزل ہے، جسے عزت جانتے ہو اشد ذلت ہے،  
مسلمان اگر یہ چار باتیں اختیار کر لیں ان شاء اللہ العزیز آج ان کی حالت سنبھل جاتی ہے، آپ کے سوال کا جواب  
تویہ ہے، مگر یہ تو فرمائے کہ سوال و جواب سے حاصل کیا جب کوئی اس پر عمل کرنے والا نہ ہو، عمل کی حالت  
ملاحظہ ہو:

**اول پر یہ عمل ہے کہ گھر کے فیصلہ میں اپنے دعوے سے کچھ بھی کمی ہو تو منظور نہیں، اور کچھ ہی جا کر اگرچہ**  
گھر کی بھی جائے ٹھنڈے دل سے پسند گرد گرہ بھر زمین پر طوفین سے دو دو ہزار بگڑ جاتے ہیں، کیا آپ ان حالتوں کو  
بدل سکتے ہیں، فہل انتم منتهون (تو کیا تم باز آئے۔ ت)

**دوم کی یہ کیفیت کہ اول تو خاندانی لوگ حرفت و تجارت کو عیب سمجھتے ہیں اور ذلت کی نوکریاں کرنے،**  
ٹھوکریں کھانے، حرام کام کرنے، حرام مال کھانے کو فخر و عزت۔ اور جو تجارت کریں بھی تو خریداروں کو اتنا حس  
نہیں کہ اپنی ہی قوم سے خریدیں اگرچہ پیسہ زائد سہی کہ نفع ہے تو آپسے ہی بھائی کا ہے، اہل یورپ کو دیکھا ہے  
کہ دیسی مال اگرچہ ولایتی کی مثل اور اس سے ارزاں بھی ہو ہرگز نہ لیں گے اور ولایتی گراں خرید لیں گے،  
ادھر بیچنے والوں کی یہ حالت کہ ہندو آنہ روپیہ نفع لے مسلمان صاحب چوٹی سے کم پر راضی نہیں اور پھر بھٹک یہ  
کہ مال بھی اس سے ہلکا بلکہ خراب۔ ہندو تجارت کے اصول جانتا ہے کہ جتنا تھوڑا نفع رکھے اتنا ہی زیادہ ملتا ہے  
اور مسلمان صاحب چاہتے ہیں کہ سارا نفع ایک ہی خریدار سے وصول کر لیں۔ ناچار خریدنے والے مجبور ہو کر  
ہندو سے خریدتے ہیں، کیا تم یہ عادتیں چھوڑ سکتے ہو فہل انتم منتهون (تو کیا تم باز آئے۔ ت)

**سوم کی یہ حالت کہ اکثر امرا کو اپنے ناجائز عیش سے کام ہے، ناچ رنگ وغیرہ بے حیائی یا بیہودگی**  
کے کاموں میں ہزاروں لاکھوں اڑا دیں وہ ناموری ہے ریاست ہے اور مرتے بھائی کی جان بچانے کو ایک  
خفیہ رقم دینا ناگوار، اور جنھوں نے بنیوں سے سیکھ کر لیں دین شروع کیا وہ جائز نفع کی طرف توجہ کیوں کریں،  
دین سے کیا کام، اللہ و رسول کے احکام سے کیا غرض، ختنہ نے انھیں مسلمان کیا اور گائے کے گوشت نے  
مسلمانی قائم رکھی اس سے زائد کیا ضرورت ہے، نہ انھیں مرنے سے نہ اللہ وحدہ قہار کے حضور جانا، نہ اعمال کا

حساب دینا، انا لله وانا اليه راجعون۔ پھر سو بھی لیں تو بنیا اگر بارہ آنے مانگے یہ ڈیڑھ دو سے کم پر راضی نہ ہوں، ناچار حاجت مند بنیوں کے ہتھ پڑتے ہیں اور جان دے ان کی نذر کر بیٹھے ہیں۔

چہارم کا حال ناگفتہ بہ ہے کہ انٹر پاس کو رزاق مطلق سمجھا ہے وہاں نوکری میں عمر کی شرط، پاس کی شرط، پھر پڑھائی وہ مفید کہ عمر بھر کام نہ آئے، نہ اس نوکری میں اس کی حاجت پڑے، اپنی ابتدائی عمر کہ وہی تعلیم کا زمانہ ہے یوں گنوائی، اب پاس ہونے میں جھگڑا ہے، تین تین بار فیل ہوتے ہیں اور پھر لپٹے چلے جاتے ہیں، اور قسمت کی خوبی کہ مسلمان ہی اکثر فیل کئے جاتے ہیں، پھر تقدیر سے پاس بھی مل گیا تو اب نوکری کا پتا نہیں اور ملی بھی تو صریح ذلت کی، اور رفتہ رفتہ ذیوی عزت کی بھی پائی تو وہ کہ عند الشرح ہزار ذلت، کئے پھر علم دین سیکھنے اور دین حاصل کرنے اور نیک و بد میں تمیز کرنے کا کون سا وقت آئے گا، لاجرم نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین کو مضحکہ سمجھتے ہیں اپنے باپ دادا کو جنگلی، وحشی، بے تمیز، گنوار، نالائق، بیہودہ، احمق، بے خرد جاننے لگتے ہیں۔ بغرض غلط اگر یہ ترقی بھی ہوئی تو نہ ہونے سے کروڑ درجے بدتر ہوئی، کیا تم علم دین کی برکتیں ترک کر دو گے، فہل انتم منہتہون (تو کیا تم باز آئے۔ ت)

یہ وجہ میں یہ اسباب میں، مرض کا علاج چاہنا اور سبب کا قائم رکھنا حماقت نہیں تو کیا ہے، اس نے تمہیں ذلیل کر دیا، اس نے غیر قوموں کو تم پر ہنسوایا، اس نے اس نے اس نے جو کچھ کیا وہ اس نے، اور انکھوں کے اندھے اب تک اس اوندھی ترقی کا روناروئے جاتے ہیں، ہائے قوم وائے قوم یعنی ہم تو اسلام کی رستی گردن سے نکال کر آزاد ہو گئے تم کیوں قلی بنے ہوئے ہو، حالانکہ حقیقت یہ آزادی ہی سخت ذلت کی قید ہے جس کی زندہ مثال یہ ترکوں کا تازہ واقعہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اہل الرائے ان وجوہ پر نظر فرمائیں، اگر میرا خیال صحیح ہو تو ہر شہر و قصبہ میں چلے کریں اور مسلمانوں کو ان چار باتوں پر قائم کر دیں پھر آپ کی حالت خوبی کی طرف نہ بدلے تو شکایت کیجئے، یہ خیال نہ کیجئے کہ ایک ہمارے کئے کیا ہوتا ہے ہر ایک نے یونہی سمجھا تو کوئی کچھ نہ کرے گا، بلکہ ہر شخص یہی تصور کرے کہ مجھی کو کرنا ہے، یوں ان شاء اللہ تعالیٰ سب کر لیں گے، چند جگہ جاری تو کیجئے پھر خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، خدا نے چاہا تو عام بھی ہو جائے گا، اس وقت آپ کو اس کی برکات نظر آئیں گی، وہی آیہ کریمہ کہ ابتداء سخن میں تلاوت ہوئی ان اللہ لا یغیر الا یہ جس طرح بڑے رویہ کی طرف اپنی حالت بدلنے پر تازیانہ ہے یوں ہی نیک روش کی طرف

تبدیلی پر بشارت ہے کہ اپنے کرتب چھوڑو گے تو ہم تمہاری اس زوی حالت کو بدل دیں گے، ذلت کے بدلے عزت دیں گے،  
اے رب ہمارے! ہماری آنکھیں کھول اور اپنے پستیدہ راستہ پر چلا صدقہ رسولوں کے سورجِ مدینہ کے چاند کا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ وصحبہ و بارک و کرم آمین!

خیر، یہ مرتبہ تو عمر بھر کا ہے، مسلمان ان چار باتوں میں سے ایک کو بھی اختیار کرتے نہیں معلوم ہوتے، مگر ضرورت  
امداد ترک کی نسبت کیے کرٹھے ہزاروں پڑے گئے مگر سوار بعض غریب کے امرار و روزِ سا بلکہ دنیا بھر کے وایان ملک  
نے بھی کوئی قابلِ قدر حصہ لیا وہ جو فوجی مدد دے سکتے تھے وہ بولا کھوں پونڈ بھیج سکتے تھے وہ ہیں اور بے پروائی،  
گویا انھوں نے کچھ سُنا ہی نہیں، انھیں جانے دیجئے، وہ جانیں اور ان کی مصلحت، آپ بتی کیئے، کتنا چندہ  
ہوا ہے جس پر ہمہ ردی اسلام کا دعویٰ ہے، مصارفِ جنگ کچھ ایسے ہلکے ہیں، جتنا چندہ جا چکا ہے ایک دن  
کی لڑائی میں اس سے زیادہ اڑ جاتا ہے، اب بھی اگر تمام ہندوستان کے جملہ مسلمان امیر فقیر غریب رئیس اپنے  
سچے ایمان سے ہر شخص اپنے ایک مہینہ کی آمدنی دے دے تو گیارہ مہینہ کی آمدنی میں بارہ مہینے گزر کر لینا کچھ  
دشوار نہ ہو، اور اللہ عز و جل چاہے تو لاکھوں پونڈ جمع ہو جائیں، یونیورسٹی کے لئے غریبوں کے پیٹ کاٹ کر  
تینس لاکھ سے زیادہ جوڑ لیا اور اس پر سود مل رہا ہے کہ اس کی مقدار بھی چالیس ہزار سے زائد ہو چکی ہے، اور  
وہ بنی بھی نہیں یہ روپے تو گھر سے دینا نہیں اسی کو اللہ و صدقہ ہمار کی راہ میں بھیج دیجئے، اسلام باقی ہے تو  
یونیورسٹی نہ بننا ضرر نہ دے گا اور اسلام نہ رہا تو یونیورسٹی کیا بخشو الے گی، بلکہ ہم کہہ دیتے ہیں کہ وہ اُس وقت  
ہرگز ہرگز بنی بھی نہ سکے گی اُس وقت جو گت ہوگی اس کا بیان پیش از وقت ہے اور بالفرض تنگ دل اور بخیل ہاتھ  
پرایا مال بھی یوں دینے کو نہ ہو تو یہ تمام و کمال روپے سلطنتِ اسلام کو بقائے اسلام کے لئے بطور قرض حسن ہی  
دیجئے، اور زیادہ کیا کہوں، وحبینا اللہ و نعم الوکیل ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم، و اللہ  
تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتب عبدہ العذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بسمحمد النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مہر دارالافتاء مدرسہ اہلسنت و جماعت بریلی

تصحیح کردہ اعجاز الرضوی

از کاظمی مقیم دربار داتا صاحب

الجواب صحیحہ

فقیر حسین احمد العاشقی النھاری عفی عنہ المولی القوی

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

محمد رضا خان قادری عفی عنہ



اصاب المجيب جزاء الله جزاؤیثیب (مجیب نے جواب درست دیا ہے اللہ تعالیٰ مجیب کو جزا اور ثواب عطا فرمائے۔ ت)

فقیر مصطفیٰ رضا قادری النوری غفرلہ ولوالدہ

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (جواب صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتے والا ہے۔ ت)

فقیر امجد علی الاعظمی الرضوی عفی عنہ

وانا علیٰ ذلک من الشاہدین (اور میں اس حوالے کے صحیح ہونے پر گواہ ہوں۔ ت)

فقیر نواب مرزا رضوی بریلوی عفی عنہ المولیٰ القوی